سوال

(51)فاسد العقیدہ امام کے پیچھے نماز کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فاسد عقیدہ رکھنے والے اور خلاف سنت نماز پڑھنے والے کے پیچھے یا زانی فاسق امام کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

فاسد عقیدہ رکھنے والے مراد غالباً ایسا آدمی ہے جو ان باتوں پر صحیح اعتقاد نہیں رکھتا جن پر ایمان کا مدار ہے ،اگر یہی سائل کی مراد ہے تو ایسے آدمی کے پیچھے قطعاً نماز نہیں ہوتی کیونکہ جس کا عقیدہ صحیح نہیں ہے وہ اسلام کے دائرہ سے خارج ہے ،کیونکہ قرآن حکیم فرماتا ہے کہ :

وَمَن يَعمَل مِنَ لصّٰلِحٰتِ مِن ذَكَرٍ أَو أُنثىٰ وَهُوَ مُؤمِنٌ فَأُو لٰئِكَ يَدخُلونَ لجَنَّةَ وَلا يُظلَمونَ نَقيرًا ۱ ۱۲٤ (النساء:۱۲٤)

اس آیت سے صراحتاً معلوم ہوتا ہے کہ اعمال کی مقبولیت مشروط ہے ایمان صحیح کے موجود ہونے سے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے بھی نیک اعمال کئے مرد ہو خواہ عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو وہ جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اور اس سے ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔ اب اگر ایمان ہی صحیح نہیں ہے تو اس کے اعمال صالحہ کب مقبول ہوں گے ؟

اور نماز یقیناً اعمال صالحہ میں سے ہے لہذا جس کا ایمان صحیح نہیں ہے اس کی نماز بھی مقبول نہ ہوگی۔ جب اس کی نماز مقبول نہ ہوئی تو اس کے پیچھے اقتدا کرنا سراسر فضول ہوگا باقی رہا فاسق وفاجر اور خلاف سنت نماز پڑھنے والا سوان کے متعلق بھی احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو امام نہیں بنانا چاہیئے۔ علاوہ ازیں جو خلاف سنت نماز پڑھتا ہے وہ بدعتی ہے اور بدعتی کو امام بنانا اس کی بدعت کو فروغ دینا ہے اور بدعتی کا احترام (بلا کسی مجبوری کے) بھی گناہ ہے ذیل کی احادیث ملاحظہ کی جائیں۔

امام ترمذی رحمة اللہ علیہ اپنی جامع میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ :

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة لا تجاوز صلواتہم آذانہم العبد الابق حتی یرجع وامراة باتت وزوجہا علیہا ساخط وامام قوم وہم لہ کارہون)) قال ابو عیسی ہذا حدیث حسن الترمذی کتاب الصلوة 'باب ماجاء فی من ام قوما وہم لہ کارہون' رقم الحدیث: ۳٦۰.

''یعنی جناب حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تین آدمی ہیں ان کی نماز ان کے کانوں سے اوپر نہیں جاتی (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت کا شرف حاصل نہیں کرتی) (1): ایک بھاگا ہوا غلام حتی کہ اپنے مالک کی طرف لوٹ آئے۔

(۲) : وہ عورت جورات گزارے اس حال میں کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو۔

(۳) : وہ امام جس کی اقتدا کو قوم ناپسند کرتی ہو۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اسی طرح ابن ماجہ میں بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لیکن اس میں مذکورہ آدمیوں کے ساتھ تیسرے آدمی کے لیے ''وآخران یتصارمان'' کے الفاظ آئے ہیں یعنی تیسرے وہ دو آدمی جنہوں نے محض دنیاوی معاملات کی وجہ سے ایک دوسرے سے قطع تعلقی کی ہے۔ (حافظ عراقی فرماتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جو امام اس حالت میں نماز پڑھاتا ہے کہ مقتدی اس سے ناراض ہیں تو اس کی نماز مقبول نہیں ہوتی اور ظاہر ہے کہ جو فاسق وفاجر ہو یا فاسد عقیدہ کا حامل ہو یا سنت کے خلاف نماز پڑھتا ہو اس کے پیچھے مقتدی برضا ورغبت قطعا نماز نہیں پڑھ سکتے الا یہ کہ مقتدی بھی ان ہی جیسے فاسق وبتدع ہوں۔

اب چونکہ ایسے آدمی کی اقتدا کرتے ضرور ہوں گے لیکن دل میں وہ ان سے ضرور ناراض ہوں گے اور اس کو سخت ناپسند کرتے ہوں گے اس لیے اس کی نماز قبولیت کا شرف حاصل نہیں کرے گی۔ جب خود امام کی نماز ہی مقبول نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھ کر کیا فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

لہذا ایسے امام کے پیچھے ہر گز نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ علاوہ ازیں امام حاکم حضرت مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کے ترجمہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ:

((ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم خیارکم فانہم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم عزوجل)) المستدرک للحاکم 'جلد۳ 'صفحہ۲۲۲.

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر تم کو یہ بات خوش لگتی ہے یا اگر تم پسند کرتے ہو کہ تمہاری نماز مقبول ہو تو تمہاری امامت بھی وہ لوگ کرائیں جو تم میں سے اچھے ہوں۔''

اس حدیث نے تو واضح کر دیا کہ امام اس کو بنانا چاہیئے جو اچھا ہو ورنہ پھر مقتدیوں کی بھی نماز قبول نہ ہوگی اور اس کی وجہ سے پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ایسے بتدع وفاسق کو امام بنانا اس کی بدعت کو فروغ دینا ہے اور اس سے فسق وفجور کا احترام ظاہر ہوتا ہے اور یہ چیز انتہائی بری ہے لہذا چونکہ مقتدیوں نے بھی ایسے امام کا احترام کیا ہے اور اس کی بدعت کے فروغ میں مدومعاون ہوئے ہیں لہذا ان کی نماز بھی مقبولیت کے شرف سے محروم ہو جائے گی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 292

محدث فتویٰ